© rasailojaraid.com

چند احکامِ دین

انہ تذکرۃ فمن شاء ذکرہ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۔ (انفال - ۱۰)

اور جو لوگ ایمان تو لائے مگر دار الکفر سے ہجرت کر کے دار الاسلام میں چلے نہ آئے انکی دوستی اور حمایت و حفاظت کا کوئی حق تم پر (یعنی دار الاسلام کے مسلمانوں کا) نہیں ہے جب تک کہ وہ دار الاسلام میں ہجرت کر کے نہ آجائیں۔ البتہ اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو انکی مدد کرنا تمہارا فرض ہے، لیکن کسی ایسی قوم کے مقابلہ میں تم ان کی مدد نہیں کر سکتے جس سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہو۔

اَنَا بَرِیْءٌ من کل مسلم یقیم بَیْنَ اَظْهُرِ المشرکین ۔ (حدیث)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ہر اس مسلمان کی حفاظت سے بری الذمہ ہوں جو مشرکوں کی عملداری میں رہتا ہو۔

من اقام مع المشرکین فقد برئت منہ الذمہ (حدیث)

دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے مشرکوں کے ساتھ رہنا اختیار کیا اس کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

من فی دار الحرب فی حق من ھو فی دار الاسلام کالمیت (کتاب المبسوط سرخسی جلد ۱۰ - صفحہ ۶۲)

جو شخص دار الحرب میں رہتا ہو وہ دار الاسلام والوں کے لیے مردہ کے حکم میں ہے۔

یہ احکام دراصل اسلام کے دستوری قانون سے تعلق رکھتے ہیں۔ انکی رو سے غیر مسلم حکومت میں رہنے والوں کی حیثیت، مسلم حکومت میں رہنے والوں کی حیثیت سے جدا کر دی گئی ہے۔ ان کے الفاظ اور معانی پر غور کرنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے حسب ذیل نتائج نکلتے ہیں۔

(۱) مسلم حکومت دوسری قوموں اور حکومتوں سے جنگ یا صلح کے جو کچھ بھی معاملات کریگی وہ خود اپنے مصالح کو دیکھ کر کریگی۔ اس پر یہ لازم نہیں ہے کہ اپنی خارجی پالیسی معیّن کرنے میں اُن مسلمانوں کا لحاظ کرے جو کسی غیر مسلم حکومت کے غلام ہوں۔ اگر اسکو کسی ایسی غیر مسلم حکومت سے صلح یا مسالمت یا معاہدۂ غیر جانبداری یا معاہدۂ دوستی کرنیکی ضرورت پیش آجائے جسکی غلامی میں مسلمانوں کی کوئی جماعت پیسی جارہی ہو، تو وہ اپنے سیاسی مصالح کی رعایت سے ایسا معاہدہ کرنیکی پوری طرح مجاز ہے، اور معاہدہ ہوجانے کے بعد اُن غلام مسلمانوں پر خواہ کچھ بھی گذر جائے مسلم حکومت انکی کوئی مدد نہیں کرسکتی۔

(۲) جسطرح مسلم حکومت اُن مسلمانوں سے بری الذمہ ہے جو کسی غیر مسلم حکومت کے غلام ہوں، اسیطرح ان غلام مسلمانوں پر بھی یہ لازم نہیں کیا گیا ہے کہ وہ لامحالہ اپنی سیاسی پالیسی کا دامن کسی آزاد مسلم حکومت کی خارجی پالیسی کے ساتھ ہی باندھے رکھیں۔ اگر اُن کے کافر آقاؤں کیساتھ مسلم حکومت نے اپنی کسی مصلحت سے معاہدہ کرلیا ہو تو اسکے معنی یہ نہیں ہیں کہ اب ان مظلوم مسلمانوں کے لیے بھی ان کافروں کی خواجگی تسلیم کرلینا اور شرائط بندگی بجالانا لازم آگیا۔ انکا یہ فرض بہرحال اپنی جگہ قائم رہیگا کہ یا تو اس خواجگی کے طلسم کو توڑنے کے لیے جدوجہد کریں یا پھر دارالاسلام کی طرف ہجرت کرجائیں، کیونکہ جب تک وہ کافر کی بندگی میں رہینگے، قرآن کی رو سے اپنے نفس پر ظلم کے مرتکب ہوتے رہینگے (اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ الآیہ)

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں:

واکرہ للرجل ان یطأ امتہ او امرأتہ	میں تو اسکو بھی مکروہ سمجھتا ہوں کہ کوئی مسلمان دار الحرب میں
فی دار الحرب مخافۃ ان یکون لہ فیہا	اپنی لونڈی یا بیوی سے مباشرت کرے کیونکہ خوف ہے کہ وہاں اسکی
نسل لانہ ممنوع من التوطن فی دار الحرب	نسل پیدا ہوگی حالانکہ اس کے لیے دار الحرب کو اپنا وطن بنانا ممنوع

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

...ربما یبقی له نسل فیتخلق ولده باخلاق المشرکین۔ (مبسوط ج ۱۰ ص ۳۱)

...ہے.... کہیں ایسا نہ ہو کہ وہاں اسکی نسل باقی رہ جائے اور اسکی اولاد مشرکین کے اخلاق لیکر اٹھے۔

امام برحق کا یہ ارشاد ہر شرح و تفسیر سے بے نیاز ہے۔ جس شخص میں اسلامی حس موجود ہو وہی اس قول کی صحیح قدر کر سکتا ہے۔

عن ابن عباس قال ما قاتل رسول الله صلعم قوماً حتی دعاهم الی الاسلام (حدیث)

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی قوم سے اسوقت تک جنگ نہیں کی جب تک کہ پہلے اسکو اسلام کی طرف دعوت نہ دے لی ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو جنگ پر بھیجتے وقت جو ہدایات دی تھیں وہ یہ تھیں:-

لا تقاتلوهم حتی تدعوهم فان ابوا فلا تقاتلوهم حتی یبدؤکم فان بدؤکم فلا تقاتلوهم حتی یقتلوا منکم قتیلاً ثم اروهم ذالك القتیل وقولوا لهم هل الی خیر من هذا سبیل فلان یهدی الله تعالیٰ علی یدیك خیر لك مما طلعت علیه الشمس وغربت

ان سے جنگ نہ کرنا جب تک کہ پہلے انکو اسلام کی طرف دعوت نہ دے لو۔ پھر اگر وہ اس دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیں تب بھی جنگ نہ کرنا جب تک وہ جنگ کی ابتدا نہ کریں، پھر اگر وہ ابتدا کر دیں تب بھی نہ لڑنا جب تک کہ وہ تم میں سے کسی کو قتل نہ کر دیں۔ پھر جب وہ قتل کر دیں تو مقتول کی لاش کو انہیں دکھا کر کہنا کیا اس سے زیادہ بہتر کسی بات کے لیے کوئی راہ نہیں ہے۔ ہاں معاذ یہ سب ہدایتیں اسلیے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعہ سے کسی انسان کو راہ راست دکھا دے تو وہ تیرے لیے زیادہ قیمتی ہے بہ نسبت اسکے کہ تیرے قبضے میں وہ ساری زمین اور دولت آجائے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

لو قاتلوهم بغیر دعوة کانوا آثمین فی ذالك... شرط الاباحة تقدیم الدعوة فبدونه لا یثبت - (مبسوط ج ۱۰ ص ۱۳۱)

اگر مسلمان کافروں کے کسی گروہ کو اسلام کی طرف دعوت دیے بغیر لڑینگے تو گناہگار ہونگے... کافروں کی جان و مال مباح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ پہلے انہیں دعوت دیجائے اسکے بغیر قتل کرنا اور مال لوٹنا حرام ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امام شافعی کے نزدیک تو بے دعوت الی الاسلام کے بغیر قتل اور لوٹ مار کرنا صرف گناہ ہی نہیں ہے، بلکہ اس سے مسلمانوں پر ضمان لازم آتا ہے

ان الغنيمة اسم لمال مصاب باشرف الجهات وهو ان يكون فيه اعلاء كلمة الله تعالى واعزاز الدين ولهذا جعل الخمس منه لله تعالى وهذا المعنى لا يحصل فيما ياخذه الواحد على سبيل التلصص۔

غنیمت اس مال کا نام ہے جو شریف ترین طریقہ سے حاصل ہو یعنی ایسے طریقہ سے جس میں اللہ کا کلمہ بلند ہو اور اسکے دین کی عزت قائم ہو۔ اسی لیے اس مال میں سے پانچواں حصہ اللہ کے نام کا نکالا جاتا ہے۔ یہ حیثیت اس مال کی نہیں ہے جسکو کوئی شخص ڈاکو کی حیثیت سے کسی ملک میں گھس کر حاصل کرے

عن يعلى بن امية قال آذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بالغزو وانا شيخ كبير ليس لي خادم فالتمست اجيرا يكفيني فوجدت رجلا سميت له ثلاثة دنانير فلما حضرت غنيمة اردت ان اجري له سهمه فجئت النبي صلعم فذكرت له فقال ما اجد له في غزوته هذه في الدنيا والآخرة الا دنانيره التي تسمى (بیہقی)

یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کا اعلان کیا اور میں بوڑھا تھا اور کوئی خادم میرے پاس نہ تھا آخر میں نے ایک شخص کو ۳ اشرفیوں پر نوکر رکھ لیا کہ میری خبرگیری کرے۔ جب لڑائی میں مال غنیمت آیا تو میں نے چاہا کہ اس نوکر کو بھی حصہ دیا جائے چنانچہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے اسکا ذکر کیا۔ حضور نے جواب دیا کہ میرے نزدیک تو دنیا اور آخرت میں اسکے لیے کوئی حصہ نہیں بجز ان تین اشرفیوں کے جو اسکی تنخواہ مقرر کر دی گئی ہیں۔

نوٹ کیجیے کہ یہ خدا کی راہ میں جہاد تھا جس کے کمانڈر خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس لڑائی میں بھی اجرت کی خاطر شریک ہونے والے کی وہ حیثیت تھی جو اوپر بیان ہوئی۔ رہی وہ جنگ جو ایک قوم دوسری قوم کے خلاف محض اپنی بڑائی کے لیے لڑے، تو اس میں کرایہ پر لڑنے والے سپاہی کی کیا حیثیت ہے؟ ..... اسکو ان "محافظین اسلام" سے پوچھیے جو کہتے ہیں کہ ایسی لڑائی میں حصہ نہ لینا خدا کیساتھ غداری ہے! معلوم نہیں کہ وہ کونسا خدا ہے جس کے ساتھ یہ غداری ہے۔

عن معاذ قال قال رسول الله صلعم الغزو غزوان فاما من ابتغى وجه الله واطاع الامام وانفق الكريمة وياسر الشريك واجتنب الفساد

حضرت معاذ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا لڑائیاں دو قسم کی ہیں۔ جس نے خالص خدا کے لیے امام مسلمین کی اطاعت میں جنگ کی اور اپنا بہتر مال اس میں خرچ کیا اور اپنے رفیقوں کی آسائش کا خیال رکھا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فان نومه ونبهه اجر کله واما من غزا فخراً ورياءً وسمعة وعصى الامام وافسد فی الارض فانه لم يرجع بالكفاف (حديث)

(اور فساد سے پرہیز کیا اس کا سونا اور جاگنا سب کچھ اجر کا مستحق ہے ۔ اور جس نے فخر اور ریا اور نام وری کے لیے جنگ کی ، امام مسلمین کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد برپا کیا وہ خدا کے محاسبہ میں برابر بھی نہ چھوٹے گا (یعنی ایسا بھی نہ ہو گا کہ وہ اجر کا مستحق نہ ہو تو سزا کا مستحق بھی نہ ہو ، بلکہ اسے سزا مل کر رہے گی)

یاد رہے کہ یہ بھی اُس جنگ کے لیے ہے جو امام مسلمین کے جھنڈے کے نیچے لڑی جا رہی ہو ، اور جس میں کوئی مسلمان خدا کی رضا جوئی کے لیے نہیں بلکہ اپنے نفس کی خاطر شریک ہو ۔ رہی وہ جنگ جو ائمۂ کفر کے جھنڈے کے نیچے لڑی جائے اور جس میں خدا کی رضا جوئی کا سرے سے کوئی سوال ہی نہ ہو ......

عن عبد الله بن عمرو انه قال يا رسول الله اخبرنی عن الجهاد فقال يا عبد الله ان قاتلت صابراً محتسباً بعثك الله صابراً محتسباً وان قاتلت مرائياً مكاثراً بعثك الله مرائياً مكاثراً يا عبد الله على اى حال قاتلت او قتلت بعثك الله ۔

عبد اللہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ مجھے بتایئے کہ جہاد کیا ہے ۔ آپ نے فرمایا اے عبد اللہ اگر تم نے راہ خدا میں جم کر اور اپنے آپ کو خدا کے سامنے حساب دینے کے لیے تیار رکھ کر جنگ کی تو اللہ تم کو قیامت میں ایسا ہی اٹھائیگا اور اگر تم نے دنیا کو دکھانے کے لیے اور اپنی خوشحالی کے لیے جنگ کی تو اللہ تم کو قیامت میں اسی حیثیت سے اٹھائیگا ۔ اے عبد اللہ جس حیثیت سے تم جنگ کرو گے یا مارے جاؤ گے اسی حیثیت سے تم اٹھائے بھی جاؤ گے ۔

© rasailojaraid.com